نمبر ۱۹ | قادیان دارالامان ۲۹- مئی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۲۱ھ بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمان

گذشتہ اشاعت سے آگے

۱۰- مئی سنہ ۱۹۰۳ء

نجات معرفت مین ہی ہے اور کوئی طریق نہین معرفت ہی سے نجات ملتی ہے اور معرفت ہی سے محبت بڑھتی ہے۔ غرضیکہ سب سے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے۔ محبت کو بڑھانے والی دو چیزین حسن اور احسان ہین جس کو خدا کا حسن اور احسان معلوم نہین وہ کیا محبت کرے گا اسی لئے فرمایا ہے ولا یدخلون الجنۃ حتی یلج الجمل فی سم الخیاط پ ۸ ع ۱۲ کہ جنت مین داخل نہ ہونگے۔ جب تک کہ اونٹ ..... سوئی کے ناکہ مین سے گذرے اس کا مطلب مفسرین نے ظاہری طور پر لیا ہے۔ مگر مین کہتا ہون کہ نجات چاہنے والے کو خدا کی راہ مین نفس کے شتر بے مہار کو ایسا دبلا کرنا چاہیئے کہ وہ سوئی کے ناکہ مین سے گذر جاوے۔ بات یہ ہے کہ جبتک جسم موٹا ہے تب تک دروازہ سے گذر نہ سکیگا۔ اور بہشت مین بھی اسی لئے داخل ہونا محال ہے دنیاوی لذات پر موت وارد..... کرو۔ اور دبلے ہو جاؤ۔ تب گذر سکوگے +

قبل از عشاء

پابندی رسوم کا اثر ایمان پر فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اللہ تعالےٰ کے خوش کرنیکا ایک ہی طریق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کیجاوے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات مین گرفتار ہین۔ کوئی مرجاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کیجاتی ہین حالانکہ چاہیئے کہ مردہ کے حق مین دعا کرین۔ رسومات کی بجاآوری مین آنحضرت صلعم کی صرف مخالفت ہی نہین ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کیجاتی ہے۔ اور وہ اس طرح سے کہ گویا آنحضرت صلعم کے کلام کو کافی نہین سمجھا جاتا اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات کے گھڑنے کی کیون ضرورت پڑتی +

[افسوس ان لوگون پر جو کہ حضرت اقدس کے دعوے نبوت پر تو ایسی بے جا طراریان دکھلاتے ہین کہ گویا اپنے آپ کو آنحضرت صلعم کا بڑا عاشق اور جان نثار ثابت کردیوین حالانکہ خود اپنی طرف سے بدعات گھڑ گھڑ کر نبوت کے دعوے کر رہے ہین اور اپنے افعال اور کردار سے آنحضرت صلعم کو کامل نبی تسلیم نہین کرتے]

فرمایا کہ انسان کی وہ غلطی تو معاف ہو سکتی ہے جو کہ یہ نادانی سے کرتا ہے۔ مثلاً آنحضرت کے زمانہ کے بعد فیج اعوج کے زمانہ مین طرح طرح کی غلطیان پھیل گئین ان مین سے ایک یہ بھی تھی کہ مسیح ع فوت نہین ہوئے اور اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر موجود ہین (اس مقام پر حضرت اقدس نے مسیح کی وفات کے دلائل مختصراً جامع طور پر بیان فرمائے) اور پھر ان کے بعد ایک تقریر اس مضمون پر فرمائی کہ ہماری جماعت سے کیون بعض لوگ طاعون سے مرجاتے ہین۔ اس تقریر کا اعادہ تھا جو کہ گذشتہ نمبر البدر مین شایع ہوچکی ہے +

اور فرمایا کہ ہمیشہ انجام پر نظر چاہیئے۔ آخر کار مومن ہی کامیاب ہوتا ہے اور پھر ایک التباس بھی ہوتا ہے کہ جس پر ہر ایک کو ایمان لانا چاہیئے۔ اگر التباس نہ ہو تو ایمان ایمان نہین ہو سکتا۔ بعض کام تو اس لئے کئے جاتے ہین کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے حجت پوری ہو جاوے اور بعض اس لئے ظہور مین آتے ہین کہ انسان تدبر کرین۔ اگر التباس نہ ہوتا تو تدبر کرنے والون کو ثواب کیسے حاصل ہوتا اور ایمان کے کیا معنے ہوتے۔ اگر موت صرف ہمارے دشمنون کے واسطے ہی ہوتی پھر کون بیوقوف ہے جو کہ ظاہری موت کو دیکھ کر مسلمان نہ ہو جاوے۔ یون تو لوگ بے شک خدا کے سوا اورون کی عبادت کرتے ہین۔ مثلاً بعض ہندو قبرون کی بھی پوجا کرتے ہین تو جب ایسے لوگ دیکھ لیوین کہ عافیت تو صرف خدا کے ایک ماننے والونکے پاس ہے تو ان کو ایمان سے کون سی شے روک سکتی ہے +

۱۱- مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج حضرت اقدس کی طبیعت بہت ناساز تھی چنانچہ آپ صرف نماز ظہر مین شامل جماعت ہو سکے اور اسی وجہ سے کوئی اور ذکر قابل نوٹ اس تاریخ مین نہین ہے +

۱۲ - مئی ۱۹۰۳ء

آج آپ کا خادم محمد افضل غیر حاضر تھا اس لئے کچھ حالات پیش نہیں ہو سکے +

۱۳ - مئی ۱۹۰۳ء

آج کی سیر ملتوی رہی - مغرب اور عشا کی نمازین بوجہ علالت طبع جمع کرکے ادا کی گئین باقی نمازین حضرت اقدس نے باجماعت اپنے اپنے وقت پر ادا کین +

۱۴ - مئی ۱۹۰۳ء

آج کی پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین - سیر ملتوی رہی +

ظہر

ایک ذکر پر فرمایا کہ صدق اور عاجزی کام آتی ہے مگر یہ کسی کا اختیار نہین ہے کہ کسی کو ہاتھ ڈالکر سیدھا کر دیوے ہر ایک انسان کی نجات کے واسطے اس کے اپنے اعمال کا ہونا فروری ہے - بوستان مین ایک حکایت لکھی ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک اہل اللہ کو کہا کہ میرے لئے دعا کرو کہ مین اچھا ہو جاوٴن اس نے جواب دیا کہ میرے ایک کی دعا کیا کام کرے گی جب کہ ہزارون بے گناہ قیدی تیری بددعا کرتے ہین - اس نے یہ سن کر تمام قیدیون کو آزاد کر دیا +

قبل از عشاء

فرمایا کہ اس وقت صدہا فرقہ ہین اگر ایک الٰہی فرقہ بھی ہو گیا تو کیا ہرج ہے خدا معلوم کیون ان لوگون نے شور مچا رکھا ہے .... ہمارا خدا بائیس برس سے زیادہ سے ہماری امداد کر رہا ہے اور ان لوگون کی کچھ پیش نہ گئی - بددعا کرتے کرتے ان کے ناک بھی گھس گئے - اور ہمین تجربہ ہے کہ ہمارا وہی خدا ہے جس کی کلام ہم پر نازل ہوتی ہے اب اس کے مقابل پران کے ظنیات کس کام کے ہین جس حکم کے وہ منتظر ہین آخر اس نے بھی آکر ایک ہی فرقہ بنانا ہے ان کی باتون کا اکثر حصہ اگر وہ رد ہی کرے گا تو ہی ایک فرقہ بنا سکیگا پھر کیون تقوےٰ اجازت نہین دیتا کہ ان کی باتین رد کیجاوین کتاب اللہ ہمارے ساتھ ہے - حدیث بھی پکی سے پکی ہمارے ساتھ ہے کہ آنحضرت صلعم حضرت مسیح کو مردون مین معراج کی رات مین دیکھ کر آئے - اُدھر خدا کی قولی شہادت اِدھر آنحضرت کی فعلی شہادت کہ مسیح ع فوت ہو گئے +

...... قاعدہ کی بات ہے کہ محبت اور ایمان کے لئے اسباب ہوتے ہین مسیح ع کی زندگی پر نظر کرو تو معلوم ہوگا کہ ساری عمر دھکے کھاتے رہے - صلیب پر چڑھنا بھی مشتبہ رہا - اُدھر نیک لمبا سلسلہ عمر اور سوانح کا آنحضرت صلعم کا دیکھو کہ کیسے نصرت الٰہی شامل رہی ہر ایک میدان مین آپ کو فتح ہوئی - کوئی گھڑی یاس کی آپ پر گذری ہی نہین یہان تک کہ اذا جاء نصر اللہ والفتح کا وقت آگیا ان تمام نصرتون مین کوئی حصہ بھی حضرت مسیح کا نظر نہین آتا اس سے صاف ثابت ہے کہ محبت آنحضرت کی خدا سے زیادہ ہو نہ کہ مسیح کی کیونکہ آنحضرت پر اللہ تعالےٰ کے انعامات باکثرت ہین اور اس لئے صرف آنحضرت کی یہ شان ہو سکتی ہے کہ وہ آسمان پر زندہ ہون جو شخص نظارہ قدرت زیادہ دیکھتا ہے وہی زیادہ فریفتہ ہوا کرتا ہے +

اور اب اگر مسیح ع آوین بھی تو اس مین اسلام کی اور خود مسیح کی بے عزتی ہے - اسلام کی بے عزتی اس طرح کہ کہنا پڑے گا کہ خاتم النبیین کے بعد ایک اور پیغمبر اسرائیلی آیا - اور مسیح کی بے عزتی اس طرح کہ ان کو آکر انجیل چھوڑنی پڑیگی

۱۵ - مئی ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج ناساز رہی چنانچہ آپنے جمعہ بھی مسجد خورد مین ادا کیا اور مغرب اور عشا کی نمازون مین بھی آپ شامل نہ ہو سکے +

۱۶ - مئی ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس کی طبیعت ناساز رہی فجر - مغرب اور عشاء کی جماعت مین آپ شامل نہ ہو سکے باقی نمازین ظہر و عصر باجماعت ادا کین +

۱۷ - مئی ۱۹۰۳ء

مغرب اور عشاء کی نمازین بوجہ علالت ویوم المطر جمع کرکے ادا ہوئین - باقی نمازون مین حضرت اقدس شامل ہوئے سیر ملتوی رہی +

۱۸ - مئی ۱۹۰۳ء

فجر کی نماز مین حضرت اقدس شامل جماعت نہ ہو سکے باقی نمازین اپنے احباب کے ساتھ ادا کین بوجہ ناسازی طبیعت سیر ملتوی رہی +

قبل از عشاء

.... قرآن کی ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

ان من قریۃ الا نحن مہلکوہا قبل یوم القیامۃ او معذبوہا عذابا شدیدا ۱۵ع ۶

کوئی ایسا گاوٴن نہین مگر روز قیامت سے پہلے پہلے ہم اُسکو ہلاک کرکے رہین گے یا اسکو سخت عذاب دیوینگے - قرآن مین یہ ایک پیشگوئی ہے - فرمایا کہ یہ اب پنجاب پر بالکل صادق آرہی ہے بعض گاوٴن تو اس سے بالکل تباہ ہو گئے ہین اور بعض جگہ بطور عذاب کے طاعون جاکر پھر ان کو چھوڑ دیتی ہے +

امریکہ اور یورپ کے بلاد مین حضرت مسیح کی نسبت جو ایک انقلاب عظیم خیالات مین ہو رہا ہے اور جسکا ذکر ہم البدر کے ایک آرٹیکل بعنوان "کسر صلیب کا دروازہ کھل گیا ہے" کر چکے ہین اس پر ذکر ہوتے ہوئے فرمایا کہ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحب السعیر سے معلوم ہوتا ہے کہ سماع اور عقل انسان کو ایمان کیواسطے جلد تیار کر دیتی ہے - ہماری قوم مین نہ سماع ہے نہ عقل ہے - دل مین یہی ٹھانی ہوئی ہے کہ تردید کرین - پیشگوئیون کو جھوٹا ثابت کرین - نص اور اخبار کی تکذیب کرین - کشف وغیرہ جو اولیائے کرام کے ہماری تائید مین ہین ان سب کو جھوٹا کہدین - غرضیکہ یہ سماع کا حال ہے - اب عقل کا سن لو کہ نظائر پیش نہین کر سکتے کہ کوئی اس امر کا ثبوت دین کہ سوائے مسیح کے اور بھی کچھ آدمی زندہ آسمان پر گئے - ایک بات کو دیکھکر دوسری کو پیدا کرنا اس کا نام عقل ہے سو اسکو انہون نے ہاتھ سے دیدیا ہے دونون طریق (سماع اور عقل) قبول حق کے تھے - سو وہ دونون کھو بیٹھے - مگر یہ لوگ (اہل امریکہ و یورپ) غور کرتے ہین اگرچہ سب نہین کرتے مگر ایسے پائے تو جاتے ہین جو کرتے ہین - جس حال مین کہ وہ مانتے ہین کہ مسیح کے دوبارہ آنے کا زمانہ یہی ہے اور اس کی موت کے بھی قائل ہین تو دیکھ لو کہ وہ لوگ کسقدر قریب ہین +

اس قوم کا اقبال اب بڑھ رہا ہے اور مسلمانون کو ہم دیکھتے ہین کہ وہ دن بدن گرتے جاتے ہین اور وہ منتظر ہین کہ مسیح اور مہدی آتے ہی تلوار اٹھالیوے گا اور خون کی ندیان بہادیگا - کمبخت دیکھتے نہین کہ مسلمانون کے پاس نہ تو فنون حرب ہین نہ ان کے پاس ایجاد کی طاقت ہے نہ استعمال کی استعداد ہے - جنگی طاقت نہ بحری ہے نہ بری تو یہ زمانہ ان کے منشاء کے موافق کیسے ہو سکتا ہے اور نہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ جنگ ہو کیا تعجب ہے کہ خدا تعالےٰ انہی کو یہ سمجھ دیدیوے کیونکہ فہم - دماغ اور اقبال کے ایام انہی کے اچھے ہین - اصل علم وہی ہے جو خدا کے پاس ہے زمانہ وہی ہے جسکا وعدہ تھا - مسلمانون کو دیکھتے ہین کہ نکمے - فاسق - فاجر - اور کاہل بھی ہین تو پھر بجز اس کے اور کیا کہہ سکتے ہین کہ خدا اسی گروہ مین سے ایسے پیدا کر دے کہ وہ خود ہی سمجھ جاوین - خدا تعالےٰ کو توپ اور بندوق کی

کیا حاجت ہے اس نے بندوں میں ہدایت پھیلانی ہے یا ان کو قتل کرنا ہے زمانہ کی موجودہ حالت خود دلالت کرتی ہے کہ یہ زمانہ علمی رنگ کا ہے اگر کسی کو مار مار کر سمجھاؤ بھی تو وہ بات دل میں نہیں بیٹھتی لیکن اگر دلائل سے سمجھایا جاوے تو وہ دل پر تصرف کرکے اس میں دھس جاتی ہے اور انسان کو سمجھ آجاتی ہے - آنحضرت کے زمانہ کی حالت اور تھی اس وقت لوہے سے اور طرح کام لیا گیا تھا اب ہم بھی لوہے سے ہی کام لے رہے ہیں مگر اور طرح سے - لوہے کے قلموں سے رات دن لکھ رہے ہیں میری رائے یہی ہے کہ تلوار کی اب کوئی ضرورت نہیں - عیسائی بھی جہالت میں ڈوبے ہیں اور مسلمان بھی حکمت الٰہی چاہتی ہے کہ رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے مثلاً ایک ہندو ہی اگر دس بیس مسلمان ڈنڈے لیکر اس کے پیچھے پڑ جاویں تو وہ ڈنڈے کے مارے لا الٰہ الا اللہ تو کہدیگا لیکن اس کا کہنا ایسا بودا ہوگا کہ بالکل مفید نہیں ہو سکتا اور رفق اور محبت سے سمجھایا جاوے تو وہ دل میں جم جاویگا حتے کہ اگر اس کو زندہ آگ میں بھی پھونک دو تو بھی وہ اس کے کہنے سے باز نہ آوے گا اسلمنا ہمیشہ لاٹھی سے ہوتا ہے اور آمنا اس وقت ہوتا ہے جب خدا دل میں نور اور ایمان کے لوازم اور ہوتے ہیں اور اسلام کے اور اسی لئے خدا نے اس وقت ایسے لوازم پیدا کئے کہ جن سے ایمان حاصل ہو مسلمان تو اپنی موجودہ حالت کے لحاظ سے خود اس قابل ہیں کہ انہی سے جہاد کیا جاوے - اب تو وہ زمانہ ہے کہ بچوں کی طرح دین کی باتیں لوگوں کو سمجھائی جاویں +

۱۹ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت اقدس ع کی طبیعت ناساز رہی صرف فجر - مغرب اور عشاء کی نمازیں باجماعت آپ نے ادا کیں +

فجر

بعد نماز حضرت اقدس نے فرمایا کہ ۱۲ بجے کے قریب میں نے ایک رویا میں دیکھا کوئی کہتا ہے کہ یہ فتح ہوگئی بار بار اسے تکرار کرتا ہے گویا کہ بہت سی فتوحات کیطرف اشارہ ہے اس کے بعد طبیعت وحی کیطرف منتقل ہوئی اور الہام ہوا + **مجموعہ فتوحات**

قبل از عشاء

اپنی صداقت پر گفتگو فرماتے رہے اور اس امر پر ذکر فرمایا کہ خدا جھوٹے سے اتنا عرصہ دراز یارانہ نہیں نگایا کرتا اگر ہم مفتری ہوتے تو آج تک تباہ اور ہلاک ہو جاتے +

پیشگوئیوں کے ہمیشہ دو حصہ ہوا کرتے ہیں اور آدم سے اس وقت تک یہی تقسیم چلی آرہی ہے کہ ایک حصہ متشابہات کا ہوا کرتا ہے اور ایک حصہ بینات کا اب حدیبیہ کے واقعات کو دیکھا جاوے - آنحضرت صلعم کی شان تو سب سے بڑھکر ہے مگر علم کے لحاظ سے میں کہتا ہوں کہ آپکا سفر کرنا دلالت کرتا تھا کہ آپ کی رائے اسی طرف تھی کہ فتح ہوگی - نبی کی اجتہادی غلطی جائے عار نہیں ہوا کرتی اصل صورت جو معاملہ کی ہوتی ہے وہ پوری ہو کر رہتی ہے انسان اور خدا میں یہی تو فرق ہے +

۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

آج بھی حضرت کی طبیعت ناساز رہی صرف ظہر کی نماز کے وقت حضرت اقدس تشریف لائے اور ظہر اور عصر کی نمازیں بوجہ علالت طبع اور سخت ضعف کے جمع کرکے ادا کی گئیں +

۲۱ مئی سنہ ۱۹۰۳ء

حضرت اقدس کی طبیعت آج بھی علیل تھی چنانچہ فجر اور ظہر کے وقت آپ تشریف نہ لا سکے باقی نمازوں میں شریک ہوئے اور کوئی ذکر قابل نوٹ نہیں ہوا +

مسئلہ طلاق اور نیوگ پر آخری فیصلہ کن امر +

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے معاملہ دل کا
ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا

گذشتہ کسی نمبر البدر میں ہم اس نمایاں فتح کا ذکر کر چکے ہیں جو کہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ کے بارے میں آریہ سماج پر احمدی جماعت لاہور کو حاصل ہو چکی ہے - چنانچہ آریہ سماج کے پریذیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر ایٹ لا نے ۳۰ - اپریل کے جلسہ میں اعلان کر دیا کہ آئندہ نیوگ کے متعلق بحث سناتن دھرم والوں سے ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ کسی دوسرے نمبر میں ہم اس بحث کا خلاصہ درج کرینگے جسکو خود لاہور کی احمدی جماعت نے ایک لمبے چوڑے اشتہار میں شایع کیا ہے سردست ہم یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ جیسے ایک شکست خوردہ آدمی داغ ندامت کو اپنے چہرہ سے دور کرنے کے واسطے ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور جھوٹے عذر بنا بنا کر سرخروئی حاصل کرنا چاہتا ہے اسی طرح کی کوشش پھر ایک دفعہ آریہ سماج نے کی ہے اور ایک لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے جو ان غلط بیانیوں اور خلاف واقعہ امور سے بھرا ہوا ہے جن کو کوئی فرقہ اہل اسلام کا قبول ہی نہیں کرتا اور پھر روئے سخن کو حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف پھیر اگیا ہے جسکا ذکر لاہور کی احمدی جماعت کے جائنٹ سکرٹری میاں معراج الدین عمر صاحب رئیس لاہور نے اس ہفتہ قادیان میں کرکے وہ اشتہار بھی پیش کیا - اس پر حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک آخری فیصلہ کن معیار تجویز کیا ہے جس سے بڑھکر آئندہ طلاق اور نیوگ کے مسئلہ پر روشنی پڑ ہی نہیں سکتی +

ہمیں آریہ سماج پر کمال افسوس ہے کہ جس حالت میں لیکھرام کی موت نے قطعی اور اصولی طور پر مذہب اسلام اور آریہ میں ایک فیصلہ کر دیا ہوا ہے تو اب وہ کس منہ سے پھر سامنے آتے ہیں اور فروعات پر بحث کرتے ہیں لیکھرام کی موت نے اسلام کی صداقت پر مہر لگا دی ہے اسلام کے خدا کو ایک سچا زندہ - مقتدر - متصرف اور دعاؤں کو قبول کرنے والی اور اپنے بندوں کی تائید اور نصرت کرنے والی ہستی ثابت کر دیا ہے - تو اب اس کے بعد مسئلہ طلاق اور نیوگ پر بحث مباحثہ چہ معنے دارد - ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتا کہ آریہ سماج کیطرف سے جو ایک کامل مختار نامہ لیکھرام کو دیکر اس کی عزت افزائی کی گئی تھی اور بحیثیت ایک وکیل آریہ سماج کے حضرت امام الزمان علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کیا تھا - ایک طرف لیکھرام نے حضرت مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور ایک طرف حضرت مرزا صاحب نے لیکھرام کی نسبت پیشگوئی کی تھی اور فریقین نے ایک دوسرے کی موت کو اپنے اپنے مذہب کے سچے اور جھوٹے ہونے کا معیار قرار دیا تھا - مرزا صاحب بفضل خدا ابتک زندہ موجود ہیں اور دن دونی رات چوگنی ترقی فرما رہے ہیں - مگر ناکام لیکھرام مر کر خدا کے غضب کی آگ کا لقمہ بن چکا ہے اور اس طریق سے ایک ایسی نمایاں فتح آریہ سماج پر مذہب اسلام کو حاصل ہو چکی ہے کہ اب اس کے بعد کسی اور مقابلہ کی ضرورت نہیں - لیکھرام نے مر کر آریہ سماج کے پرمیشر اور اس کی قدرت وغیرہ کی حقیقت کھولدی - آریہ سماج کو لازم تھا کہ اب اس کے بعد حضرت مرزا صاحب کیطرف روئے سخن نہ کرتے مگر بمصداق اس مثل کہ رسی تمام جل گئی پر بل نہیں جلا آریہ سماج چاہتی ہے کہ ان کی دیانتداری تعلیم کی اور حقیقت کھلے - سچ ہے

کرمکے پروانہ را چوں موت آید فراز
سے فتد بر شمع سوزاں از رہ شوخی و ناز

وہ بہت ہی آسان فیصلہ کی راہ جس سے نیوگ اور طلاق کا فرق معلوم ہو سکتا ہے یہ راہ ہے کہ ہمارا اب تک یہ خیال ہو کہ جیسے ہر ایک فرد بشر مین مادہ حیا اور غیرت کا فطرتی طور پر موجود ہوتا ہے اور جس کی نظیر ہین فاسق سے فاسق قوم کنجرون مین بھی اس طرح سے ملتی ہے کہ وہ اپنی بیویون کی نسبت جنکو وہ بیاہ لیتے ہین ہرگز روا نہین رکھتے کہ کسی غیر سے بجز حصول زر یا اولاد ہم بستر کراوین اسی طرح سے یہ مادہ حیا اور غیرت کا آریہ سماج کے ممبرون مین موجود ہے اور اس خیال و شرافت کو ان کی پبلک نے عموماً اور ان کے شرفا نے خصوصاً ماننے سے نہین دیا ہے اور نیوگ کے مسئلہ پر (جسکے معنے یہ ہین کہ ایک زندہ خاوند والی عورت باوجود موجودگی اپنے خاوند اور اس کے شہوانی قویٰ کے حصول اولاد کے واسطے دوسرے غیر مرد کے پاس ہم بستر کرانے کے واسطے بھیجی جاوے اور وہ خاوند اس غیر مرد کے واسطے اپنے ہاتھ سے چارپائی اور بستر وغیرہ تیار کرے۔ بلکہ دودھ اور جلیبی وغیرہ اشیاء مقویات بھی سرہانے رکھدے کہ اپنی طاقت کو تازہ کرنے کے واسطے وہ ان کو کھاتا رہے) اور جب تک اس سے بچہ نہ ہولین وہ برابر غیر مرد یا مردون سے ہم بستر ہوتی رہے) جسقدر زور یہ لوگ دے رہے ہین اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسے بت پرست ہندوؤن مین یہ عادت چلی آتی ہے کہ وہ اپنے رشیون اور مہاتماؤن کی پرستش کرتے رہے ہین انہی کے قدم بقدم چلکر یہ لوگ پنڈت دیانند کی اندھا تقلید کرتے ہین اور قطع نظر اسکے کہ وہ اس بات کو پرکھین کہ اس کی تعلیم فطرتی اور طبعی تقاضون کے موافق ہے کہ نہین محض قومیت کیغرض سے اس کی ہر ایک ناپسندیدہ تعلیمات پر بھی آمنا وصدقنا کہدیتے ہین ورنہ یہ بات بالکل قرین قیاس نہین ہے کہ اس بیحیائی اور بے غیرتی کے اصول پر کوئی قوم بھی کاربند ہو سکے اور آج اگر آریہ قوم کے شرفا اپنے دماغون سے اس خیال کو کہ یہ پنڈت دیانند کا فرمودہ اور اقتباس ہے ذرا دور کرکے پھر سوچین کہ اگر یہی مسئلہ کوئی اور مذہب انکے سامنے قبولیت کے واسطے پیش کرتا تو کیا وہ قبول کرتے اور اس تعلیم پر اعتراض نہ کرتے تو ان پر نیوگ کی غلطی تائید کی حقیقت کھل جاتی +

پنڈت دیانند نے اس مسئلہ کو کیون لکھا اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ پنڈت دیانند تمام عمر مجرد رہا۔ اور اسے بیوی نصیب نہین ہوئی۔ اسلئے اسکو اس غیرت کی خبر نہین تھی جو ایک شریف اور غیور انسان کو اپنی بیوی کی نسبت ہوا کرتی ہے۔ اسیوجہ سے اس کی ناتجربہ کار فطرت نے محسوس نہ کیا کہ مین کیا کہہ رہا ہون +

ایک انسان جو کہ مجردانہ زندگی بسر کرتا ہے اس سے ایسی غلطی کا امکان ہے مگر آریہ قوم تو ایک متاہل قوم ہو وہ اس غیرت اور حیا کو سمجھ سکتی ہے جو کہ ایک بیاہتا بیوی کے بارے مین ایک شریف مرد کو ہوا کرتی ہے اور ہمارا یہ بھی خیال ہے کہ آریہ سماج کل ممبر اس نیوگ کے مسئلہ سے ہرگز متفق نہین ہین ان مین سے صرف چند ایک خواہش پرست لوگ ہی اس کی تائید مین ہونگے جو کہ دوسرون کی بہو بیٹیون کی چادر عصمت کو پھاڑنے اور اپنے نفسانی جوشون کو پورا کرنے کے لئے اس کے موید ہون +

اور نیوگ کے مقابلہ پر طلاق کو پیش کرنا ایک سخت احمقانہ کارروائی ہے جسکا جواب مختلف کتابون رسالون اور اخبارون کے ذریعہ سے دیا جاچکا ہے کہ طلاق کو کوئی نسبت نیوگ سے نہین ہے۔ طلاق مین عورت کا کوئی تعلق اس مرد سے نہین رہتا جس کی وہ بیوی تھی۔ اور طلاق کی بنیاد دیکھیں نہ غیر متمدنانہ اصول پر ہے کہ جب عورت مین اخلاقی یا عملی طور پر ایسی بات پیدا ہو جاوے کہ اس کا تعلق اس کے مرد کے واسطے باعث خطر یا ضرر ہو تو جس طرح کہ دکھ دینے والے یا سڑے گلے عضو کو کاٹ کر جسم سے الگ کر دیا جاتا ہے اور وہ جسم کا عضو نہین رہتا اسی طرح مطلقہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہین اور جیسے مرد کو اختیار ہے کہ قطع تعلق کرے ویسے ہی عورت کو اختیار ہے کہ وہ بھی قطع تعلق کرے فرق صرف اتنا ہے کہ عورت اگر قطع تعلق چاہے تو وہ قاضی یا حاکم وقت کی معرفت کر سکتی ہے اور مرد کو کسی واسطہ کی ضرورت نہین ہے جیسے کہ آیت ولهن مثل الذی علیہن سے ثابت ہے۔ مثل کا لفظ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ عین نہ ہو کچھ فرق ہو وہ فرق یہی ہو کہ مرد بلا واسطہ اور عورت بالواسطہ قطع تعلق کر سکتے ہین اور طلاق ایک ایسا فعل ہے کہ جسکے بجالانے مین نفس پر حرج نہین ہے اور عقل اور کانشنس اور فطرت اور ہر ایک قوم اور مذہب نے اس کی ضرورت کو تسلیم کرکے اس پر عملدرآمد کیا ہے اور کرتے ہین لیکن اس کے مقابل مین نیوگ پر عملدرآمد مین نفس پر حرج ہے اور اگر آریہ سماج ہمارے اس خیال سے متفق نہین ہے کہ نیوگ ان کی کانشنس۔ فطرت۔ عقل۔ حیا۔ غیرت کے مخالف پڑا ہوا ہے اور وہ صرف دیانند کی پرستش کے خیال سے اس کی تائید مین کلام کرتے ہین۔ جس غیرت اور حیا کے ہم دعویدار ہین کہ ان مین ضرور موجود ہے اور وہ اندرونی طور پر نیوگ سے متنفر ہین۔ آریہ مین وہ ہرگز موجود نہین اور ہمارا خیال غلط ہے اور طلاق مین نفس پر حرج نہین ہوتا۔ اور نیوگ مین ہوتا ہے اور یہ کہ آریہ سماج کے شریف ممبر ہرگز اس کی تائید مین نہین ہین تو اس بات کے فیصلہ کرنیکے واسطے ہم یہ معیار پیش کرتے ہین کہ اگر واقعی طور پر یہ ایک قابل عمل مسئلہ ان کے درمیان ہے تو وہ اس پر عمل کرکے دکھلاوین اور اس عملی ثبوت کے نشانات جو ہم ذیل میں درج کرتے ہین جب پورے ہو جاوینگے تو اس کے بعد ہمارا کوئی اعتراض نیوگ پر نہ ہوگا اور ہم سمجھ لیوینگے کہ آریہ سماج واقعی طور پر نیوگ کو مانتی ہے۔

(۱) کہ آریہ سماج اپنے موجودہ سربرآوردہ ممبرون مین سے ان ممبرون کی فہرست پیش کرے جن کی ولادت بذریعہ نیوگ کے ہوئی ہے۔

(۲) اپنے ان سربرآوردہ ممبرون مثلاً وکلاء بیرسٹر۔ ساہوکار۔ عہدہ داران گورنمنٹ و آریہ سماج وغیرہ کی فہرست شائع کرے جن کی شادیان بیاہ وغیرہ ایک عرصہ سے ہوئے ہین اور ان کو اولاد نہین ہوئی یا صرف لڑکیان ہوئی ہین اور لڑکے نہین ہوئے۔ اور ان تمام نے (الف) اپنی بیاہتا بیویون سے نیوگ کروا کر اولاد حاصل کی ہو۔ (ب) یا اب نیوگ کروا رہے ہین کہ اولاد حاصل ہو۔ (ج) یا ان کی عورتین کس عرصہ مین کس قدر غیر مردون سے نیوگ کروا کر کس قدر بچہ حاصل کر چکی ہین اور اگر نہین کروایا تو کیون نہین۔

(۳) نیوگی اولاد اور دوسری حقیقی اولاد مین کیا مابہ الامتیاز آریہ سماج نے قائم کیا ہے +

(۴) پنڈت لیکھرام صاحب جو کہ لاولد مرے ہین انہون نے اپنی بیوی کو نیوگ کے واسطے کسی غیر کے حوالہ کیا تھا کہ نہین اگر ایک بیرج داتہ سے اولاد نہین ہوئی تھی تو دوسرے بیرج داتہ کی تلاش کی گئی تھی کہ نہین اگر نہین کیا تو کیون نہین +

(۵) اب پنڈت لیکھرام کی وفات کے بعد اس کی بیوہ نے آج تک نیوگ کیا کہ نہین کہ اس مقتول کی نسل قائم رہتی۔ نہین کیا تو کیون نہین +

غرضیکہ یہ ثبوت ہین کہ جن کے ذریعہ سے اس کا فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر نمبر ۲ کی فہرست آریہ سماج نہ شائع کر سکے تو ہمین اجازت دیجاوے تو کہ ہم ایک ایسی فہرست شائع کردین جس مین درج ہو کہ فلان فلان معزز آریہ کے گھر اتنے عرصہ سے اولاد نہین ہے۔ اور انہون نے نیوگ نہین کروایا +

اور اس ثبوت مین ایک امداد آریہ سماج کی ہم اپنے ذمہ لیتے ہین کہ اگر آریہ سماج نیوگ پر عملدرآمد کرے اور جس دن کسی معزز آریہ کی بیوی نے کسی سے نیوگ کروانا ہو تو اس نیوگ کے اعلان کے اخراجات کے ہم کفیل ہوتے ہین۔ دف۔ باجہ۔ وغیرہ ہم سب اپنی طرف سے مہیا کرینگے بلکہ ایک جماعت معزز اہل اسلام کی ان کے گھر جاکر اس بیرج داتا اور اس عورت کے حقیقی خاوند دونون کو مبارکباد دیا کرینگے اور اسکے بالمقابل اگر آریہ سماج ہم سے ایسے معزز اہل اسلام کی فہرست چاہے جنہون نے اپنی عورتون کو حکیمانہ اور غیر متمدنانہ اصول پر طلاق دی ہو تو ہم بھی پیش کر دینگے +

درس قرآن شریف

جزو ۵ رکوع ۸

گذشتہ اشاعت سے آگے

این ما تکونوا یدرکّکم الموت ولو کنتم فی بروجٍ مشیّدہ وان تصبھم حسنۃ یقولوا ھٰذہ من عند اللہ وان تصبھم سیئۃ یقولوا ھٰذہ من عندک۔ قل کلٌ من عند اللہ فمال ھٰؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا ما اصابک من سیئۃ فمن نفسک وارسلنٰک للناس رسولا + وکفٰی باللہ شہیدا +

جہاں تم ہو تم کو موت پالے گی خواہ تم مضبوط قلعون مین ہی کیون نہ ہو۔ اگر ان کو کچھ سکھ اور نیکی پہونچتی ہے۔ تو کہتے ہین کہ یہ اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہے اور اگر دکھ پہونچتا ہے تو کہتے ہین کہ یہ تیری طرف سے ہے۔ تو کہدے کہ سکھ اور دکھ سب ہی اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہے کہ وہ ہی بھیجتا ہے ان لوگون کو کیا ہوگیا ہے کہ بات کو نہین سمجھتے۔ بات یہ ہے کہ جو سکھ اور نیکی پہونچتی ہے اس کا سرچشمہ تو اللہ تعالےٰ کی پاک ذات ہے اور جو دکھ پہونچتا ہے اوسکا سرچشمہ تیرا اپنا ہی نفس ہے اور ہم نے تو تم کو لوگون کی طرف پیغام پہونچانے والا بناکر بھیجا ہے۔ اور اس بات پر خدا کی گواہی کافی ہے +

جنگون کی فلاسفی سے تم آگاہ ہو کہ دین آبرو جان اور مال کی حفاظت کے واسطے اس قسم کی ضرورت آپڑتی ہے کہ جنگ کیجاوے اور بہت سی بیش قیمت جانون کو بچانے کے واسطے کچھ جانین قربان کردیجاتی ہین۔ موت سے انسان بچ سکتا تو ہے نہین پھر ذلت کی موت کیون اختیار کیجاوے +

ہر ایک قسم کا سکھ اور نیکی اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے آتی ہے اوس کے سوا کسی دوسرے مین یہ طاقت نہین ہے کہ سکھ دیسکے خدا تعالےٰ رحمٰن ہے اُس نے سکھ کے سامان ہاتھ پاؤن آنکھ کان ناک وغیرہ سب اعضاء اور آرام وہ اشیاء اپنے فضل سے عطا کئے ہین۔ قسم قسم کے لباس۔ پھل۔ پھول۔ عقل اور قوت ادراکی وغیرہ یہ سب سکھ کی چیزین اللہ تعالےٰ کے فضل ہی سے حاصل ہوتی ہین لیکن دکھ انسان کے اپنے ہاتھون کی کمائی ہوتی ہے جب وہ خدا تعالےٰ کے عطا کردہ نعمتون کی قدر نہین کرتا اور ان کو بے محل استعمال کرتا ہے تو دکھ پاتا ہے خدا تعالےٰ کی ذات ہرگز ہرگز ظالم نہین ہے۔ قل کل من عند اللہ کے یہ معنے ہین کہ گناہون کی سزا اور نیکیون کا ثواب اللہ تعالےٰ ہی دیتا ہے اگر یہ اعتراض ہو کہ دکھ کا سرچشمہ کیون اللہ تعالےٰ کو کہا گیا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی بدکاری کیوجہ سے اس دکھ کا دینے والا اللہ تعالےٰ ہی ہے اس لئے دکھ کو بھی اس کی طرف منسوب کیا گیا۔ مثلاً ایک قیدی جو جیلخانہ مین جاتا ہے تو گورنمنٹ کے ہی حکم سے جاتا ہے اور گورنمنٹ اسے اُس کے بداعمال کی پاداش مین جیل خانہ بھیجتی ہے اسی طرح بڑے بڑے منصب جو لوگون کو ملتے ہین وہ بھی گورنمنٹ سے ہی ملتے ہین۔ غرضیکہ گورنمنٹ ہی کی عنایات سے ایک شخص مورد انعام ہوتا ہے اور گورنمنٹ کے ہی خلاف ورزی سے مورد عذاب ہوتا ہے۔ لیکن مورد عذاب ہونے کی ایک وجہ ہوتی ہے جو کہ نافرمانی ہے اور مورد انعام ہونے کی بہت راہین ہین کبھی انسان اپنی لیاقت سے کبھی ذاتی اور خاندانی وجاہت سے کبھی حسن خدمات سے اور کبھی کسی مقرب کی سفارش سے مورد انعام ہوجاتا ہے مثلاً اگر مین چورون یا ڈاکوؤن کے گھر پیدا ہوتا تو باوجود اس کوشش اور محنت کے جو مین نے آج تک کی ہے اس موجودہ ترقی پر نہ پہونچ سکتا۔ تم معلوم کرسکتے ہو کہ کسقدر رکاوٹین درمیان مین تھین یہ سب اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہی تھا کہ اس نے اس مقام تک پہونچایا ہوا ہے۔

وکفٰی باللہ شہیدا۔ اللہ تعالےٰ کی گواہی دو طرح سے ہوتی ہے۔ ایک تو اس طرح کہ وقت پر ان تمام پیشگوئیون کو پورا کردیا جو کہ آنحضرت صلعم کے دعاوی اور زمانہ کے متعلق تھین۔ دوسرے اس طرح سے کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلعم کی نصرت کرکے اور آپکے دشمنون کو ہلاک کرکے اور آپ کی کامیابی مین ہر ایک روک کو دور کرکے گواہی دیدی کہ یہ ہمارا بھیجا ہوا ہے۔ دونون فریق اللہ تعالےٰ ہی کی مخلوق تھے اور دونون کے اعمال سے وہ خوب واقف تھا جو سچا تھا آخر کار اللہ تعالےٰ نے اسے فتح دیدی۔ اور نیز اچھے لوگون کو اپنے مکالمات سے بھی آگاہ کیا کہ یہ رسول اللہ اور راستباز ہے۔ جیسے فرمایا اذا وحیت الی الحواریین ان اٰمنوا بی وبرسولی +

احمدیہ روشنائی ۔ مرزا عبد الکریم صاحب تاجر بالیر کوٹلوی کی بنائی مقابلۃً دوسری روشنائیون سے عمدہ دفتر البدر سے ملسکتی ہے فی بوتل یہ اعلےٰ قسم ۱۲ ادنے قسم تاجرونکو خاص رعائت +

مراسلات

برادرم سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ +

آپ کا اشتہار مورخہ ۱۰ مئی سنہ ۱۹۰۳ء بطور ضمیمہ البدر بابت ایک ماہوار رسالہ کے پہونچا۔ اس کو پڑھکر جس قدر خوشی جماعت احمدی انبالہ کو ہوئی وہ تحریر سے باہر ہے خدا کا شکر ہے کہ آپ نے اس اہم ضرورت کو محسوس کرکے اس کی انجام دہی کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خدا عزوجل اس مین آپ کا حامی ہو اور بہت جلد یہ رسالہ جاری ہوکر آنکھون کو نور عطا فرماوے۔ انشاء اللہ العزیز یہ رسالہ نہایت مقبول ہوگا اور آپ کو اسکی مساعی جمیلہ جزاء نیک عطاء فرماویگا +

مندرجہ ذیل احباب کے نام آپ رسالہ جاری فرماوین قیمت فوراً ارسال خدمت ہوگی اور یہ تام درج رجسٹر خریداران فرماوین +

بابو عبد الرحمان صاحب ہیڈ کلرک خزانہ شہر انبالہ محلہ بخت باغ

چوہدری رستم علی خانصاحب کورٹ انسپکٹر پولیس انبالہ

حاجی محمد رمضان صاحب خیاط عرف محمد متصل مسجد کلان۔ محلہ بخت باغ انبالہ شہر

قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ انجمن موید الاسلام دہلی کوچہ بلاقی بیگم۔

مرسلہ نیاز مند قاسم علی سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ دہلی حال وارد شہر انبالہ۔

مقدمہ

گورداسپور کی عدالت مین جو مقدمات حکیم فضل الدین صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب کیطرف سے کرم الدین وغیرہ پر دائر تھے اور جن کے انتقال کی درخواست کرم الدین کی طرف سے چیف کورٹ مین نامنظور ہوئی تھی مورخہ ۲۲ - مئی ان کی پیشی تھی مگر اس دن کوئی کارروائی نہیں ہوئی اور اب پھر ۱۱ جون مقرر ہوئی ہے۔ جہلم کے مقدمہ کی تاریخ پیشی ۱۵ مئی تھی اس دن فریقین حاضر ہوئے مگر عدالت نے کوئی فیصلہ نہین سنایا اور کہا کہ آخر مئی تک کسی تاریخ مین فیصلہ دیا جاویگا +

فوٹو

حضرت اقدس امام الزمان ؑ کے کھڑے قد کی عکسی تصویر جسمین فوٹوگرافر نے اپنے فن کو عمدگی سے نبھاکر ہر ایک خط وخال کا پورا نقشہ لائیٹ اور شید کو مدنظر رکھکر دیا ہے جسکے عکس مین آپکا نام بھی جلی اور خوشنما خط سے لکھا ہوا ہے + فل سائز پر دفتر البدر مین عمدہ کارڈ

اصلاح مستورات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی توجہ جن دینی امور کی اصلاح کی طرف ہے اس میں ایک جزو مستورات کی اصلاح کی بھی ہے - چنانچہ وقتاً فوقتاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تقریرین بھی فرماتے ہین اور خود آپ کا عملی نمونہ بھی ایسا ہے کہ جسے سن سن کر قلب خود بخود فتوے دیتا ہے کہ اس میدان میں ہم تو ابھی طفل مکتب ہین اور جہان ہمارا یہ فرض ہے کہ اپنے نفس کی اصلاح کرین وہان یہ بھی ہے کہ اپنے اس ساتھی کو جو کہ تقوے کی راہون پر علمدرآمد کرتے ہین ہمارا بڑا معاون و مددگار رہے - ان اخلاقی فضائل سے محروم نہ رہنے دیوین جو کہ انسانیت کا لازمہ اور جزو اعظم ہین اس خیال نے مجھے تحریک دی ہے کہ البدر کے کالمون کے مضامین مین سے ایک حصہ احمدی خاتونوں کے .... لئے رکھا جاوے جس میں اسلام کی تاریخی مستورات کے حالات ان کے زہد و تقوے - جرأت بہادری - نیک دلی - عفت - صدق و وفا - کا بیان ہو اور جن کے حالات کو پڑھ کر ہمارے احمدی بھائیون مین تحریک ہو کہ کاش ہماری عورتین بھی ایسی ہوں اور احمدی بہنون کو یہ امنگ پیدا ہو کہ ہم بھی اپنی سلف بہنون کے ہر رنگ اخلاق فاضلہ مین ہون - جو احباب ان مضامین مین میرا ہاتھ بٹاوینگے ان کے مضامین بعد پسندیدگی شکریہ کے ساتھ درج اخبار ہوا کرینگے اور وقتاً فوقتاً بذریعہ البدر اطلاع دیجایا کرے گی کہ عورتون کے متعلق کس امر پر مضامین کی ضرورت ہے +

سر دست افتتاحی طور پر ہم ایک صحابیہ خاتون کا حال درج کرتے ہین جس سے ہماری دینی بہنون کو معلوم ہوگا کہ اسلام کے ابتدائی زمانہ مین عورتون کو نیک اعمال کی کثرت کی کسقدر تڑپ تھی اور نیکیون مین سبقت کا خیال کس جرأت سے ان کو آنحضرت صلعم کے دربار مین لاتا ہے اور ان کے حقوق کا مطالبہ کرواتا ہے اور آج کل کی مستورات نے دنیوی آرائش کو کس قدر مرغوب کیا ہوا ہے اور وہ مذہبی زیب و زینت سے کسقدر عاری ہین +

اسماء

حضرت یزید بن السکن اشہلی صحابی انصاری کی دختر کا نام ہے - یہ صحابیہ فصاحت بیان اور طلاقت لسان مین شہرۂ آفاق تھین ایک دفعہ تمام صحابیہ عورتون سے کمیٹی کرکے اور اسماء کو اپنا قائم مقام بنا کر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین روانہ کیا جب آپ بارگاہ رسالت مین آئین تو آپ سے مودب ہو کر یہ عرض کی۔

"اے پیغمبر خدا میرے والدین آپ پر فدا ہون چونکہ آپ مردون اور عورتون دونون کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے ہین اس لئے عورتون کیطرف سے مین ایک بات عرض کرنے آئی ہون اور وہ یہ ہے کہ ہم عورتین اپنے شوہرون کے گھرون مین رہتی ہین پردہ مین رہنا ہمارا کام ہے - مردون کی خانگی اور ذاتی ضرورتون کو ہم ادا کرتی ہین اور ہم دیکھتی ہین کہ مرد جمعہ اور جنازہ کی نمازین پڑھتے ہین - بیمارون کی عیادت اور جنازہ کی مشایعت کرتے ہین - حج کو جاتے ہین جہاد ان کے لئے مخصوص ہے اور جبکہ مرد ان فرائض کو ادا کرنے کے لئے گھرون سے روانہ ہوتے ہین ہم ان کے عیال کی نگران رہتی ہین ان کے مال کی حفاظت کرتی ہین - کیا ہم کو بھی مردون کے ان نیک اعمال مین سے کچھ حصہ ملنے کی امید ہو سکتی ہے" - آنحضرت صلعم یہ فصیح اور عاقلانہ تقریر سنکر اصحاب کیطرف مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ کیا کبھی تم نے ایسی فصیح و بلیغ تقریر سنی ہے سب نے بالاتفاق کہا ہرگز نہیں سنی اس کے بعد آپ نے اسماء سے فرمایا اے عربیہ جا اور سب عورتون سے کہدے کہ اگر وہ اپنے شوہرون کو خوش رکھینگی تو ان کا یہ ایک عمل ان کے سب نیک اعمال کے برابر ثواب کا مستحق ہوگا +

نوٹ - جیسے عورت کو حکم ہے کہ مرد کو خوش رکھے ایسے ہی مرد کو حکم ہے کہ عورت کو خوش رکھے قرآن شریف مین ہے عاشروھن بالمعروف اور ولھن مثل الذی علیھن اور حدیث شریف مین ہے - خیرکم خیرکم لاھلہ +

طبی نوٹ

پیٹ کو لٹا کر دیکھو اول پیٹ کی شکل پسلی کے مابین گولائی پر ہونی چاہئے اور چپڑا موٹا - اگر فرق ہو تو معدہ درست نہین - دوم اس کے ٹٹولنے سے جگر - طحال اور رسولی کا پتہ لگے گا - سوم ٹھوکو تاکہ نفخ اور پانی کا حال معلوم ہو - چہارم الٹے ہاتھ سے دیکھو کہ حرارت کا اندازہ ہو +

قارورہ یرقان او طحال مین سیاہ اور زرد رنگ کا اور قوام گاڑھا - گردہ کی ریت ہو تو گوشت کے دھوون کی طرح - ذیابیطس ہو تو مقدار مین زیادہ ورسوزاک ہو تو مقدار مین بہت کم ہوگا -

خصیہ اگر چھوٹے ہون تو اولاد کمزور - بدشکل - کم - یا صرف لڑکیان ہونگی +

مریض کے اٹھنے بیٹھنے سے مفاصل کا پتہ لگتا ہے - پاخانہ رسّے کی طرح ایک دم آنا چاہیئے یہ صحت کی علامت ہے باقی کل اقسام ناقص ہین تھوڑا تھوڑا آوے تو امعا کا پیس ہے - بہت پتلا ہو تو امعا کی رطوبت سے - آواز کے ساتھ آوے - تو ریاح ہے - زیادہ عفونت والا ہو تو حرارت ہے سفیدی مائل یرقان کے باعث - سبز جیسے ..... ساگ یا گندنک کی طرح ہو گو اختلاف ہے کہ گرمی یا سردی سے مگر زہریلے مادے سے ضرور ہوتا ہے +

استفسار

خریدار ۱۲۲ - از مورد -

جس قسم کا نسخہ آپ نے بذریعہ البدر مانگا ہے اس قسم کے نسخہ جات خلاف تہذیب سمجھکر البدر مین درج نہین ہوتے +

مختلف خبرین اور حالات

تخرج الصدور الی القبور اس الہام کے تحت مین ایک اور صاحب بھی چل بسے وہ سید محمود صاحب ہین جنہون نے غالباً ۸ - مئی کو بروز جمعہ انتقال کیا ہے - یہ سر سید احمد خان صاحب - کے سی ایس آئی کے صاحبزادہ تھے +

ریاست کپورتھلہ مین بھی طاعون زورون پر ہے +

شہر لاہور اور اسکے گرد و نواح مین طاعون سے ۷۴ وارداتین ۸ - ۹ - ۱۰ مئی کو ہوئین - پنجاب مین ہفتہ مختتمہ ۲ - مئی تک طاعونی وارداتون کی تعداد ۲۸۳۴۳ ہے - اور اموات ۱۲۹۸۴ تھی +

(113)

البدر

عربی نظم - حضرت اقدس کی عربی کتب مین جس قدر عربی اشعار اور قصاید ہین ان تمام کا ترجمہ معہ عربی ابیات کے جنپر پڑھنے مین آسانی کی خاطر اعراب بھی دئے ہونگے اور انشاء اللہ ایسے خوشخط لکھے ہونگے کہ ایک بچہ بھی پڑھ لیوے بذریعہ ہمارے ماہوار رسالہ کے احمدی احباب تک پہونچایا جائے گا ...... صرف ایک صدر درخواست پوری ہونے کی انتظار ہے +

ضروری التماس احمدی احباب سے میری یہ ہو کہ جس جس صاحب کے پاس حضرت کے مکتوبات یا حضرت حکیم الامت اور دیگر جلیل القدر اصحاب کے ایسے خطوط اور مراسلات ہون جن کی اشاعت سے آیندہ نسلین کچھ سبق حاصل کر سکتی ہین وہ ماہوار رسالہ مین اندراج کے واسطے ضرور ارسال فرماوین اور دور و نزدیک اپنے احباب تک اس خبر کو پہونچا دیوین کہ یہ تمام متبرک مضامین اب ایک مجموعی ہیئت مین بہ شکل کتاب آنے والے ہین - جو اشتہارات یا خطوط وغیرہ احمدی احباب برائے اندراج رسالہ ارسال فرماوینگے وہ بعد اندراج بجنسہ واپس کر دئے جاوینگے انشاء اللہ تعالے +

تواریخ کا جو حصہ ماہوار رسالہ مین رکھا ہے اسکی تکمیل کے واسطے یہ ضروری امر ہے کہ ہر ایک بیعت کنندہ اپنی بیعت کے اسباب اور تحریکات اور بعد بیعت کے جو نشانات اس نے اپنے نفس یا خویش و اقارب مین دیکھے ہین یا استجابت دعا جو اس کی ترقی ایمان کا موجب ہوئی ہو ان تمام باتون کو معہ قید تاریخ و سنہ کے مفصل لکھکر دفتر البدر مین روانہ کرے اور تمام حالات ایسے ہون جن کی صحت پر ان کو کامل وثوق ہو +

بقایاداران البدر کو بار بار یاد دلائے بغیر ہم رہ نہین سکتے کیونکہ ضرورتین مجبور کرتی ہین امید ہے کہ میرے دینی بھائی اپنی ذاتی ضرورتون کی طرح البدر کی مالی ضرورتون کو محسوس کر کے بہت جلد اپنے حساب بے باق کر دیوینگے +

اردو و فارسی نظم - البدر کے گذشتہ نمبرون مین ہماری لاعلمی سے اکثر ایسی نظمین درج ہو چکی ہین جو کہ علم عروض کے قواعد کے رو سے بالکل غلط تھین جس کی نسبت ہمارے معزز احباب نے شکایت کی ہے اسلئے آیندہ صرف وہی نظم درج اخبار ہوا کرے گی جو کہ فن شاعری کے رو سے قابل اعتراض نہ ہو +

اشاعت - اخبار مین ناظرین ہمیشہ ساعی رہین ابھی تک اس کی اشاعت ..۰ تک نہین پہونچی +

ماہوار رسالہ کی نسبت چودھری رستم علی صاحب احمدی انبالہ سے تحریر فرماتے ہین کہ مین حتی الوسع اس مین آپ کو امداد دونگا - نیز البدر سے خصوصیت سے ہمدردی رکھنے والے ہمارے دوست سید مدثر شاہ صاحب نے کچھ مضامین حضرت اقدس اور نیز مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے ارسال فرمائے ہین دیگر احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ ایسے مضامین کا ذخیرہ ضرور دفتر البدر مین ارسال فرماوین +

نوٹ - جن احباب کو اصل مضامین کی ضرورت ہوگی وہ ان کو بعد نقل واپس دئے جاوینگے +

صیانۃ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تھا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بکایجنسی سے بہ قیمت ایک آنہ ۱؎ پائی ملسکتا ہے + ہر ایک مقام کی احمدی جماعت کو چاہئے کہ اس کی متعدد کاپیان خرید لیوین +

خطاب بہ آریہ قوم

یہ نظم حضرت اقدس کے مخلص خادم جناب منشی نبی بخش صاحب کلرک ریلوے دفتر لاہور کی طبعزاد ہے جو انہون نے ایکدفعہ لاہور کے ...... ڈیبیٹنگ کلب مین لیکھرام کے مقابلہ مین پڑھی تھی ......

نظم

آج ہم اس بزم مین کچھ ماجرا کہنے کو ہین ــ یعنی توصیف خدائے کبریا کہنے کو ہین
ذرۂ از لطف و فیض مصطفے کہنے کو ہین ــ صدق دل سے صاحبو یہ مدعا کہنے کو ہین

جز محمد مصطفے ہرگز خدا ملتا نہین
اس صبا بن غنچۂ دل مطلقاً کھلتا نہین

ہے خدا بے مثل واحد جامع وصف کمال ــ اور محمد ہے نبی باعزت و توقیر و جلال
ملتی ہے اس کی اطاعت سے حیات لازوال ــ اور محبت اس کی بن ملتی فقط ہے خیال دل

اے عزیز دیدہ سخن ہم برملا کہنے کو ہین
قدسیان عرش اعظم مرحبا کہنے کو ہین

ہین زمین و آسمان شاہد یکتائی و ذات پاک ــ کر رہی نغمہ سرائی قدسیان کروبیان
خالق و قیوم عالم ہے خداوندگان ــ اور محمد کی ثنا ہر ایک کے ورد زبان

شاہد اس کلمہ پہ ہم قول خدا لانیکو ہین
اور گواہ اس پر ہزارون اولیا لانیکو ہین

غرق ظلمت ہو رہے تھے جبکہ جملہ بحر و بر ــ اور شجر توحید کا مرجھا چلا تھا سر بسر
ناخدائی کس نے کی تھی جان من وقت خطر ــ باغ وحدت کو بھی سینچا کس نے جز خیر البشر

اک جہان شاہد ہے اس پر کچھ نہان یہ بھی نہین
دیکھ لو تاریخ عالم کیا عیان یہ ہے نہین

کیا عرب کے حال سے واقف نہین ہو تم مین ــ زندہ دختر گاڑ دیتے تھے زمین مین بے کفن
پیر تھے یا طفل تھے یا تھے جوان پیلتن ــ مبتلا تھے کفر مین سب جملہ اسکے ...... مرد و زن

پر اطاعت سے نبی کی خیر امت ہو گئے
اک نظر سے ماحئے بدعات و ظلمت ہو گئے

اک عرب پر ہی نہین احسان فخر مرسلان ــ شرق و غرب ازتر دکن آ گئے ہین خوان
بالیقین مرہون منت ہین سبھی خورد و کلان ــ ہو گئے اکسیر اکدم خاک سے وہ بیگمان

مردہ صد سالہ تھے اک آن مین زندہ ہوئے
چھوڑ کر غیرون کو وہ اللہ کے بندے ہوئے

کم نہ تھی حالت تمہاری بندگی دیوتا ــ مندرون مین بت پڑے تھے سینکڑون کیا صد ہزار
آب و آتش کی پجاری لاتعداد بیشمار ــ وحدت باری کا اسمین کچھ نہ تھا ہر گز بچار

یہ اثر تھا بید کا جس پر ہے تمکو فخر و ناز
چھوڑ دو اس بے ثمر کو دوستو اور آؤ باز

ہے کمال اسلامیو نکا تم پہ احسان بڑا ــ باب وحدت کھولکر تمکو سنایا بارہا
بدلہ نیکی کے بدی تم سے ملی ہمکو جزا ــ وہ اثر قران کا ہے اور یہ نتیجہ بید کا

غور سے خود سوچ لو رکھتے ہو گر عقل سلیم
ہو تمہارا ہادی و ناصر خداوند کریم

تم بہت مغرور ہو اپنی وجاہت پر جناب ــ مال و دولت کی فقط ہے چند ذرہ آب و تاب
عیش باطل ہے تمہاری سعی کالبیاب ــ رنگ لائیگی تمہاری وقت مردن یہ شراب

کیون بھلایا دل سے خوف خالق ارض و سما
دیدہ و دانستہ کیون کرتے ہو تم ترک حیا

صد ہزاران تم سے پہلے صاحب سیف و قلم ــ تھے فریدون مرتبت جمشید فر دارا حشم
تھے مزین جن کے سر پر چتر شاہی و علم ــ چل بسے سب چھوڑ کر با حسرت و رنج و الم

ہے عجب یہ کارخانہ بے ثبات و بے قیام
ذات باری کے سوا ہے دوستو کس کو دوام

تیغ بران محمد سے نہین کیا تم کو غم ــ بوجہل آیا مقابل سر ہوا اسکا قلم
کسری و قیصر کی شوکت مٹ گیا راہ عدم ــ دشمنان دین حق کا خاتمہ رنج و الم

اس نظیر رفتگان سے کچھ تو عبرت سیکھ لو
کچھ حیا سے کام لو اور کچھ تو غیرت سیکھ لو

زندگی اپنی کا یارو جب نہین کچھ اعتبار ــ کر رہے ہو کیون عزیزو کبر و نخوت اختیار
منقطع ہون موت سے آخر تمہارے کاروبار ــ جب حقیقت یہ ہوئی پھر کس لئے یہ گیر و دار

کیون وصال یار سا تم کو نہین کچھ فکر و غم
کیون نہین رہتی تمہاری اس الم سے چشم نم

گر حیات جاودان کی ہے تمہین یارو ہوش ــ بت تعصب کا کرو تم ٹکڑے ٹکڑے پاش پاش
کفر اور باطل کو چھوڑو اور کرو نخوت کا ناش ــ ہے نصیحت یہ مری کہتا ہون تمکو فاش فاش

راحت ہر دو جہان و شافع روز یقین
ہے محمد مصطفے ہی رحمۃ للعالمین ہان

ہے دعائے عاجزانہ پر مرا ختم کلام ــ اے خدا اے بندگان کے مالک و رب السلام
کر عطا حب جناب حضرت خیر الانام ــ اور عمل تیرے کلام پاک پر ہو صبح و شام

خاتمہ تیری رضا پر ہو خداوند کریم
ہو دعا مقبول میری یا سمیع یا علیم

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع	۲۵۹	فضل بی بی دختر کرم بخش	احمدآباد	گورداسپور	۲۹۷	بیگم بی بی دختر مبارک	بیداپور	لاہور
				۲۶۰	مسماة بھولی " جواہر	"	"	۲۹۸	عالم بی بی دختر مولاداد	"	"
۲۲۳	عبداللہ خان	مشیاور	گورداسپور	۲۶۱	" برکت بی بی " دیندار	"	"	۲۹۹	بیگم بی بی " "	"	"
۲۲۴	محمد دین ولد نظام الدین	پسرور	سیالکوٹ	۲۶۲	چوہدری دولا صاحب	بیداپور	لاہور	۳۰۰	رانی زوجہ بھولا	"	"
۲۲۵	سید وزیر شاہ صاحب ولد سید فرزند علی شاہ	کوٹلی حسن شاہ	"	۲۶۳	غلام محمد ولد چوہدری دولا	"	"	۳۰۱	اللہ دتا ولد قاسم	"	"
۲۲۶	مہر الدین ولد الٰہی بخش	مرادپور	"	۲۶۴	علی محمد " "	"	"	۳۰۲	قاسم ولد بلندا	"	"
۲۲۷	برکت علی صاحب ولد باجو خان	کھاریان	گجرات	۲۶۵	حیات محمد " "	"	"	۳۰۳	بیگم بی بی زوجہ قاسم	"	"
۲۲۸	چوہدری خان محمد صاحب ولد محمد یار	لوہیوالہ	گوجرانوالہ	۲۶۶	طالعمند " "	"	"	۳۰۴	رسول بی بی دختر قاسم	"	"
۲۲۹	چوہدری کرم داد صاحب ولد احمد یار	"	"	۲۶۷	سراج الدین " "	"	"	۳۰۵	امام الدین ولد ستار	"	"
۲۳۰	حسین ولد خداداد	"	"	۲۶۸	محمد خان " "	"	"	۳۰۶	بیگم بی بی زوجہ امام الدین	"	"
۲۳۱	نظام الدین ولد جان محمد	"	"	۳۶۹	الیاس " "	"	"	۳۰۷	مولاداد ولد بڈھا	"	"
۲۳۲	اللہ دتا ولد جھنڈا	"	"	۲۷۰	خاتم علی ولد غلام محمد	"	"	۳۰۸	محمد بی بی زوجہ مولاداد	"	"
۲۳۳	جھنڈا ولد جان محمد	"	"	۲۷۱	سندر ولد ورک	"	"	۳۰۹	حسین بی بی دختر "	"	"
۲۳۴	جمال الدین ولد کرم الدین	"	"	۲۷۲	اللہ رکھا ولد سندر	"	"	۳۱۰	غلام قادر ولد شیر محمد	"	"
۲۳۵	احمد ولد محمد بخش	"	"	۲۷۳	حسین شاہ ولد مہر شاہ	"	"	۳۱۱	محمد علی ولد اللہ داد	"	"
۲۳۶	رحیم بخش ولد عبدالستار	"	"	۲۷۴	زوجہ حسین شاہ	"	"	۳۱۲	اکبر علی ولد "	"	"
۲۳۷	کریم بخش ولد "	"	"	۲۷۵	فتح بی بی زوجہ چوہدری دولا	"	"	۳۱۳	نادر علی " "	"	"
۲۳۸	امام الدین ولد پیر بخش	"	"	۲۷۶	امیر بی بی زوجہ "	"	"	۳۱۴	ایمن بی بی دختر "	"	"
۲۳۹	فضل الٰہی ولد عمر بخش	"	"	۲۷۷	اللہ دتا ولد حسا	تولیکی	گوجرانوالہ	۳۱۵	بیگم بی بی زوجہ اللہ داد	"	"
۲۴۰	بھولا ولد کرم داد	"	"	۲۷۸	مسماة بیگم زوجہ اللہ دتا	"	"	۳۱۶	کرم داد ولد نواب	"	"
۲۴۱	[illegible] ولد جھنڈا	"	"	۲۷۹	احمد دین ولد اللہ دتا	"	"	۳۱۷	اللہ دتا ولد سوداگر	"	"
۲۴۲	غلام رسول ولد جھنڈا	"	"	۲۸۰	احمد بی بی	"	"	۳۱۸	رسول بی بی زوجہ نواب خان	"	"
۲۴۳	امیر بخش ولد جان محمد	"	"	۲۸۱	صدرالدین	بیداپور	لاہور	۳۱۹	غلام حیدر ولد بڈر خان	"	"
۲۴۴	نبی بخش ولد عبدالستار	"	"	۲۸۲	حسن دین	"	"	۳۲۰	جہان خان ولد علی گوہر	"	"
۲۴۵	رمضان ولد پیر بخش	"	"	۲۸۳	شہاب الدین ولد جھنڈا	"	"	۳۲۱	محمد عثمان ولد محمد خان	"	"
۲۴۶	مولوی احمد یار صاحب ولد حافظ الٰہی بخش	فیروزوال	گوجرانوالہ	۲۸۴	حیات بی بی زوجہ احمد دین	"	"	۳۲۲	غلام احمد ولد فتح محمد	"	"
۲۴۷	حافظ احمد دین صاحب نقشہ نویس	سیالکوٹ	سیالکوٹ	۲۸۵	مولاداد ولد احمد دین	"	"	۳۲۳	زینب دختر "	"	"
۲۴۸	مستری نظام الدین صاحب	"	"	۲۸۶	اللہ دتا ولد "	"	"	۳۲۴	سکینہ بی بی دختر محمد خان	"	"
۲۴۹	زوجہ مولا بخش بوٹ فروش	"	"	۲۸۷	کرم داد " "	"	"	۳۲۵	فیض بخش ولد شیر محمد	"	"
۲۵۰	مسماة بھاگن زوجہ نور محمد	"	"	۲۸۸	مسماة رحمت بی بی دختر احمد دین	"	"	۳۲۶	سردار بی بی بنت شیر محمد	"	"
۲۵۱	مستری مہر الدین ولد پیر بخش	"	"	۲۸۹	سردار ولد سوہنا	"	"	۳۲۷	ایمن بی بی " "	"	"
۲۵۲	مسماة نور بھری والدہ مہر دین	"	"	۲۹۰	صوبا "	"	"	۳۲۸	محمد خان ولد شیر محمد	"	"
۲۵۳	علی محمد ولد حسن محمد	"	"	۲۹۱	بھاگن زوجہ سوہنا	"	"	۳۲۹	رابع بی بی بنت شیر محمد	"	"
۲۵۴	عبدالغنی صاحب محرر رجسٹری حال	نارووال ظفروال	سیالکوٹ	۲۹۲	حاکم بی بی دختر "	"	"	۳۳۰	فضل دین	"	"
۲۵۵	مولا بخش	اٹاوہ	اٹاوہ	۲۹۳	حسین بی بی " "	"	"	۳۳۱	اللہ دتا ولد کرم الٰہی	"	"
۲۵۶	کلو	"	"	۲۹۴	کرم الدین ولد عظیم	"	"	۳۳۲	صدرالدین ولد "	"	"
۲۵۷	شتاب خان معمار ولد گھاسی خان	"	"	۲۹۵	مولاداد ولد بھولا	"	"	۳۳۳	فضل بی بی زوجہ ودھایا	"	"
۲۵۸	مسماة رکھی بنت بہار	احمدآباد	گورداسپور	۲۹۶	ریشم بی بی دختر مولاداد	"	"	۳۳۴	حسن بی بی زوجہ فضل	"	"

انوار الاسلام پریس قادیان میں بابو محمد افضل پروپرائیٹر کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا